بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعہ شمار نمبر/ 41 برائے بتاریخ 1/ مارچ 2019 پیش خدمت ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ صدق اللہ العظیم

برادران اسلام! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ساری انسانیت کیلئے اسوہ حسنہ اور رول ماڈل ہے۔ آپ کے اخلاق کریمانہ اور تعلیمات انسانیت کے تمام دکھوں کا مداوا، مشکلات میں رہنمائی اور جسمانی و روحانی بیماریوں میں شفائے کاملہ کا نسخہ ہے۔ آج کا دور گمراہیوں اور فتنوں کا دور ہے۔ اہل کفر اپنے تمام اسباب اور لاؤ لشکر کے ساتھ تعلیماتِ رسول اللہ کو مٹانے، اُمت کو ان سے دور کرنے کی سازشیں اور عملی اقدام کرتے جا رہے ہیں۔ گمراہی پھیلانے اور فتنے برپا کرنے کیلئے اندرونی اور بیرونی عوامل شیطانی کھیل کھیل رہے ہیں ان فتنوں اور گمراہیوں کے طوفان کے باوجود نوجوان نسل گروہ در گروہ بڑی تعداد میں حضرت محمد ﷺ سے اپنی محبت اور اُمتی ہونے کا والہانہ اظہار کر رہی ہے، گمراہی کے علمبردار اپنی تمام تر چالوں اور ہتھکنڈوں کے باوجود آپ سے محبت و عقیدت کو مٹا نہیں سکتے اور نہ انہیں دھندلا کر سکتے ہیں۔ بقول اقبالؒ!

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

حاضرین کرام! پچھلے دنوں ایک خبر نے دنیا بھر کے اسلام دشمنوں کو حیرت زدہ کر دیا۔ وہ خبر یہ تھی کہ ہالینڈ میں گستاخانہ خاکوں کے موجد گیئرٹ والڈر کے دست راست وان کلیویرن نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ وان کلیویرن، گیئرٹ ولڈرز کی سیاسی جماعت فریڈم پارٹی کی طرف سے ڈچ پارلیمنٹ کے سات سال تک رکن رہے تھے اور اس دوران انہوں نے سیاسی سطح پر ایک مذہب کے طور پر اسلام پر سخت تنقید اور ہر ممکن مخالفت کی تھی۔

اس عرصے میں اپنے انتہائی سخت گیر موقف کے حق میں دلائل دیتے ہوئے انہوں نے بار بار یہ مطالبہ کیا تھا کہ ہالینڈ میں برقعے اور مساجد کے میناروں پر پابندی عائد ہونی چاہیے۔

یہ وہ دور تھا، جب گیئرٹ ولڈرز کے ساتھ مل کر وان کلیویرین نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ہم اپنے ملک میں کوئی اسلام نہیں چاہتے۔ اور اگر لازمی ہو تو کم سے کم ممکنہ حد تک۔ لیکن اب 40 سالہ وان کلیویرین نے کہا ہے کہ وہ ایک اسلام مخالف کتاب لکھ رہے تھے کہ اس عمل کے دوران ان کا ذہن ہی بدل گیا۔ پھر جو کچھ انہوں نے لکھا، وہ ان اعتراضات کی تردید اور جوابات تھے، جو غیر مسلم اسلام پر ایک مذہب کے طور پر کرتے ہیں۔ وہ کیا چیز تھی جس نے وان کلیویرین کی دل کی دنیا پلٹ دی۔ یقیناً وہ

عقل کو اپیل کرنے والی اسلام کی فطری تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پر کشش شخصیت تھی جو ان تعلیمات کا کامل نمونہ تھی۔

تاریخ عالم گواہ ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے نظام اور اُن کے اصول و نظریات شکست و ریخت کا شکار ہو کر مٹ گئے، لیکن حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے اخلاق کی عظمت اور آپ کی دعوت آج بھی دلوں میں خوشبودار پھولوں کی مانند تروتازگی فراہم کرتی رہے گی۔

مسلمان کیلئے حضور ختمی مرتبت کی ذات گرامی اپنی جان مال اور عزت و آبرو سے زیادہ عزیز ہے اور اس پر کوئی مسلمان سمجھوتہ کرنے کا تصور نہیں کر سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم، الٰہی صفات کا آئینہ دار ہے، اللہ رب العالمین نے ہی آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین کا عظیم منصب عطا کیا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ: "اور یقیناً آپ خلق عظیم پر کاربند ہیں"۔ (القلم ۹۶:۴)۔ اللہ نے تمام انبیائے کرام کو اپنی اپنی اُمتوں کیلئے اسوۂ حسنہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ یہ وہ پاکیزہ نفوس تھے جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا اور ان کے پیروکاروں کو حکم ہوا کہ تم انہی کی ہدایت کی پیروی کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: "میرے صحابہ میرے زمانہ کے بہترین لوگ ہیں پھر ان کے بعد آنے والے اور پھر ان کے بعد آنے والے"۔ (بخاری شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی اسی ایک ہی مشن کی آبیاری میں گزاری، اس راستے میں آپ نے عمر بھر تکلیفیں اور ایذائیں برداشت کیں لیکن اپنے اعلیٰ اخلاق، خوشگوار رویے سے دلوں کو مسخر کیا۔ مکہ سے ہجرت کے موقع پر آپ کے ساتھ ایک عورت، ایک بچہ، ایک غلام اور ایک آزاد شخص تھا لیکن حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ سے زائد آزاد انسانوں کا جم غفیر اور اللہ کے مطیع و فرمان بندے موجود تھے جن سے آپ نے خطاب فرمایا۔ مشکلات و مصائب کا دور ہو یا فتح و نصرت اور کامرانیوں اور بلندیوں کا مرحلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی کو برا نہیں کہتے تھے، کوئی آپ کے ساتھ برائی بھی کرتا تو اس کے بدلے میں آپ برائی نہیں کرتے تھے، بلکہ معاف کر دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا آپ نے کبھی اپنے کسی خادم کو، کسی عورت کو، کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، آپ ﷺ نے کبھی کسی کا سوال نہیں ٹھکرایا، آپ جب بھی گھر آتے مسکراتے ہوئے آتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم خو اور نرم مزاج تھے، آپ بہت مہربان اور رحم دل تھے، کبھی کسی سے ایسی بات ہو جاتی جو آپ کو ناگوار ہوتی تو آپ خاموش ہو جاتے، حضور ﷺ کبھی کسی سے بحث مباحثہ کرتے اور نہ ضرورت سے زیادہ بات، جو بات کام کی نہ ہوتی اُس میں کبھی نہ پڑتے۔ صرف وہی بات کرتے جس سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا ہو۔ آپ بڑے فیاض، سچ بولنے والے اور تحمل فرمانے والے تھے۔ آپ وعدے کے پابند، انصاف پر قائم رہنے

والے، دوسروں کا حق ادا کرنے والے سادگی اور قناعت کا نمونہ تھے، حضور کی ساری زندگی قناعت اور سادگی میں گزری۔ آپ کے پاس جو کچھ ہوتا ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے بدن پر اُس کے نشان بن گئے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اجازت عنایت فرمائیں ہم آپ کیلئے چٹائی پر بچھانے کے لیے گدا لا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا واسطہ میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی طرح ہے جو درخت کے سائے میں تھوڑی دیر آرام کرے اور پھر وہاں سے چل دے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی اولاد ہو اُسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے، اور اچھی تربیت کرے، جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے اس لیے کہ اگر وہ بالغ ہو جائے اور اس کا نکاح نہ کیا جائے اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا گناہ اس کے باپ پر بھی ہوگا، آدمی کے لیے یہ ہی گناہ کافی ہے کہ جن کی پرورش اور خبر گیری اس کے ذمہ ہے اُن کی خبر گیری نہ کرے اور اُن کو ضائع کر دے۔ "کسی والد نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے اچھا کوئی عطیہ نہیں دیا"۔ (مشکوٰۃ، ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو وہ نہ اُسے زندہ درگور کرے اور نہ ذلت کی حالت میں رکھے اور نہ اولاد نرینہ کو اس پر ترجیح دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا، سب سے کامل ایمان والا مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ نرم ہو، اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا بڑی خیرات کرنے سے بہتر ہے جو شخص دو لڑکیوں کے بالغ ہونے تک ان کی کفالت کرتا رہا تو وہ قیامت کے روز میرے ساتھ اس طرح آئے گا اور آپ نے اپنی انگلیاں ملا کر دکھائیں۔ (ترمذی، بخاری، مسلم، ابو داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاڈلی اور پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کی اس طرح تربیت بھی فرمائی کہ ایک بار حضرت علیؓ کی طرف سے ان کے ساتھ ایسا برتاؤ ہوا جو حضرت فاطمہؓ کو ناگوار گزرا، وہ ناراض ہو کر اپنے میکے آ گئیں آپ نے پوچھا: "بیٹی ادھر کیوں آئیں"۔ سیدہ فاطمہؓ نے سب کچھ بتا دیا کہ حضرت علیؓ نے مجھے یہ یہ کہا اس لیے میں ناراض ہو کر آ گئی- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"

بیٹی مناسب یہ ہے کہ تم فوراً علیؓ کے گھر واپس چلی جاؤ اور اُن سے معذرت کرو، خدا کی قسم اگر آج تم مر جاؤ اور علیؓ تم پر ناراض ہو تو میں تمہارا جنازہ نہ پڑھوں گا۔ پھر آپ نے نرمی سے سمجھایا۔ "وہ کون سی عورت اور مرد ہے جن کے درمیان کوئی رنجش واقع نہ ہو اور یہ کیا ضروری ہے کہ مرد تمام کام عورت کی منشاء کے مطابق کرے اور اپنی بیوی سے کچھ نہ کہے۔ اس پر سیدہ فاطمہؓ فوراً اٹھیں اور اپنے گھر تشریف لے گئیں، حضرت علیؓ پر آپ کے اس مصلحانہ کردار کا ایسا خوشگوار اثر ہوا کہ انہوں نے قسم کھا کر کہا "اب میں کبھی ایسا طرز عمل اختیار نہ کروں گا جس سے تمہیں تکلیف پہنچے یا جس سے تمہاری دل شکنی ہو" اور ایسا ہی ہوا، حضور کے اس خلق عظیم اور حکیمانہ تعلیم و تلقین سے دونوں میاں بیوی پر ایسا اثر ہوا کہ پھر اُن میں کبھی ناراضگی پیدا نہ ہوئی۔

بیٹی کے باپ اور داماد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم اخلاق اور اسوہ آج بھی سب کے لیے رہنما ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کی علامت ہے اور ایمان جنت کا ذریعہ ہے، بے حیائی اور فحش گندگی ہے اور گندگی دوزخ کا موجب ہے، جس چیز میں فحش ہوتا ہے وہ اُسے عیب لگاتا اور داغدار کرتا ہے اور جس چیز میں حیاء ہوتی ہے وہ اُس کی زینت بڑھاتی ہے۔ حیاء سے صرف بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے۔ حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (صحیحین، مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنی زبان مبارک سے فرماتے، اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت و پاکیزگی اور غنا کا سوال کرتا ہوں، آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور پانچ وقت کی نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اور مال کی زکوٰۃ دو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے، آپ نے فرمایا کہ انسان غنی مال و دولت جاگیر و جائیداد و کثرتِ مال سے نہیں بلکہ دل کے غنی ہونے سے ہوتا ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ، ترمذی)

حاضرین کرام! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے تجارت کرتے تھے، اس سلسلے میں اکثر لوگوں کے ساتھ لین دین کرتے۔ چنانچہ جن لوگوں سے آپ کے تاجرانہ تعلقات تھے وہ ہمیشہ حضور کی امانت و دیانت اور حسن معاملہ کی تعریف کرتے، اُن کا کہنا تھا کہ حضور کاروبار میں بے حد کھرے تھے اور اپنا معاملہ ہمیشہ صاف رکھتے تھے۔ سائبؓ مسلمان ہو کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے سائبؓ کے اخلاق و دیانت کی تعریف کرتے ہوئے آپ سے اُن کا تعارف کرایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ سائبؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کاروبار میں میرے ساتھی ہوا کرتے تھے اور اپنا معاملہ ہمیشہ صاف ستھرا رکھتے تھے۔

مدینہ منورہ آمد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا کام اللہ کے گھر کی تعمیر کا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے قریب خاندان نجار کی کچھ زمین تھی جس میں کچھ قبریں اور کچھ کھجور کے درخت تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بلایا اور فرمایا کہ "میں یہ زمین قیمتاً لینا چاہتا ہوں"۔ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ آپ سے ہم قیمت نہیں لیں گے۔ اللہ سے لیں گے۔

یہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی آپ نے ان یتیم بچوں کو بلایا، یتیموں ان نے بھی اپنی کُل کائنات بلا قیمت نذر کرنا چاہی، لیکن آپ نے گوارا نہ کیا چنانچہ حضرت ایوب انصاریؓ نے اس زمین کی قیمت ادا کی اور اس طرح اُس جگہ کو ہموار کر کے وہاں مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ آج وہی مسجد نبوی اور روضہ رسول دنیا بھر کے اہل ایمان کے لیے عقیدتوں و محبتوں کے اظہار کا مرکز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں زہد و تقویٰ، طہارت و تقدس اور حلم و عفو جیسے اوصاف حمیدہ میں سب سے آگے تھے وہیں آپ اعلیٰ ترین حسِ مزاح بھی رکھتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہم سے خوش طبعی فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حس مزاح رکھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا مگر یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق بھی سچ پر مبنی ہوتا، اُس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہ ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ کا حسن اخلاق مثالی، اسلوب تربیت عمدہ اور مشکل ترین معاشرتی مسائل کو آپ نہایت آسانی سے حل فرمالیتے جارج برنارڈ شانے اس حقیقت کا اعتراف یوں کیا اور لکھا کہ "دورِ حاضر کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کی ہستی کی ضرورت ہے جو چٹکیوں میں مشکلات کا حل تلاش کرلیتی ہو"۔ یہ زندگی کا بہت اہم پہلو ہے، کمال تو وہی ہے جس کا اعتراف اور گواہی دشمن بھی دے۔ بیشک آپ یقیناً خلق عظیم پر فائز تھے۔ آپ کی ذات گرامی انسانیت کے لیے اطمینان وسکون کا باعث ہے۔ موجودہ دور کا تقاضا ہے کہ امن وامان کے قیام کے لیے انسانیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت وتعلیمات سے راہنمائی حاصل کرے، اس لیے کہ ہر صاحبِ ایمان آپ سے جس قدر متعارف ہوتا جاتا ہے اُسی قدر اس کے دل میں آپ کی محبت وعقیدت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور معاشرے کا ماحول خوشگوار ہوتا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم انسانوں کے درمیان محبت، امن، برداشت اور حقیقت پسندی پیدا کرسکتا ہے۔ اللہ کا ارشاد حرفِ آخر ہے۔ قرآن مجید میں ہے "یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے چراغ کی روشنی کو منہ سے پھونک مار کر بجھادیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کرکے رہے گا، خواہ کافر ناخوش ہی ہوں، وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرکوں کو بُرا ہی لگے"۔ (سورۃ الصف ۸۔۹)۔

اس آیت کی ترجمانی اس شعر سے ہوتی ہے:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن   پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

برادران اسلام! یہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو ضرور غلبہ عطا کرے گا اور اپنے نور کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔ امن ، سکون، خوشحالی کی متلاشی انسانیت آخر دین اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کی طرف پلٹ کر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ امت مسلمہ کو توفیق بخشے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کو اپنے لئے نمونہ بنالے اور دنیا کو آپ ﷺ کے اخلاق اور دعوت کی طرف متوجہ کرے۔ آمین۔ وآخر دعوان ان الحمدللہ رب العالمین۔